نوحے

خطیب اعظم علامہ سید سبط حسن فاطر جائسی طاب ثراہ

(قسط اول)


(۱)

دیں کو بے دینوں نے مطعون زمانہ کردیا — مصطفیؐ کی آل پر بند آب و دانہ کردیا
گردن وسر کی بلائیں ماں نے لیں وقت وداع — ان جھنڈولے بالوں میں اصغرؑ کے شانہ کردیا
مختصر سی بات تھی اک قطرہ پانی کا سوال — موت نے اصغرؑ کی اس کو اک فسانہ کردیا
خاندان مصطفیؐ کا مارنا مقصود تھا — ظالموں نے ترک بیعت کا بہانہ کردیا
اک زمیں ہوتی زمین نینوا بھی دہر میں — شاہ نے اس کو جناں کا آستانہ کردیا
پردہ داروں کو میان خاک وخوں رہنے دیا — عورتوں کو شام کی جانب روانہ کردیا
ہر قدم پر جس کو غش آتا تھا راہ شام میں — اے فلک اس کو سپرد تازیانہ کردیا
دھوپ میں سیدانیاں کیا دیکھتیں لاش حسین — کھول کر بالوں کو پیدا شامیانہ کردیا
کیوں نہ کھنچ آئے زبان تیر ظالم راہ میں — حرملہ نے حلق اصغر کو نشانہ کردیا
اصل میں مقصود تھی بے پردگی آل پاک — چادروں کے چھیننے کا اک بہانہ کردیا
اے فلک کب تک رہیں زنداں میں آل مصطفیؐ — قید ہی میں ختم چہلم کا زمانہ کردیا
جانتا تھا راہ جنت اس لئے شبیر نے — اپنے آگے قافلہ اپنا روانہ کردیا
حضرت عباس نے دیکھی جو تیروں کی بلا — صدقۂ مشک سکینہ اپنا شانہ کردیا


(۲)

قریب نہر تھی سیراب میہماں نہ ہوا — صدا یہ آتی ہے ہر سمت سے کہ ہاں نہ ہوا
ہوا زمیں پہ کہ بالائے آسماں نہ ہوا — علیؑ کے لال کا ماتم کہاں کہاں نہ ہوا
سبھی فرات سے آ آ کے پی گئے پانی — مگر حسینؑ سا کوئی بھی میہماں نہ ہوا
تمام ہوگئے لے لے کے کروٹیں اکبرؑ — یہ رنج ہے کہ کوئی درد دل بیاں نہ ہوا
جو واقعات ہمارے امام پر گذرے — کسی نبیؐ کا بھی یوں سخت امتحاں نہ ہوا
وہ داغ مرگ پسر تھا کہ شاہ صابر نے — چھپایا پردۂ دل میں مگر نہاں نہ ہوا
نکل کے آگئے تیروں کی چھاؤں میں اصغرؑ — ہزار حیف کہ یہ بے زباں جواں نہ ہوا

قریب وقت شہادت تھا دن بھی آخر تھا — پدر سے ماتم فرزند نوجواں نہ ہوا
پڑی رہی یوں ہی بے دفن میت شبیرؑ — سوائے رحمت حق کوئی پاسباں نہ ہوا
عطش کے حال کو قاتل سے کہہ گئے شبیرؑ — یہ تشنگی تھی کہ خنجر تلک رواں نہ ہوا
برائے نام مسلمان جمع تھے لاکھوں — پر ان میں ایک بھی بچے پہ مہرباں نہ ہوا
وہ قصۂ غم حسرت جو شاہ پر گذرا — سبھی تو کہتے ہیں پر آج تک بیاں نہ ہوا

﴿۳﴾

ہو گیا ٹھنڈا علم دریا پہ لاشہ رہ گیا — بعد عباسؑ اب سپاہ شاہ میں کیا رہ گیا
انتظار موت میں ہیں شاہ دیں ہنگام عصر — کیا کریں اب زندگی کا کیا سہارا رہ گیا
تیر کھائے مشک نے بچوں کے بھی روز دہم — کون سا ہونے کو باقی ظلم اعدا رہ گیا
توڑ کر گردوں کو پہنچی عرش تک آہ حسینؑ — تیر کھا کر باپ کے ہاتھوں پہ بچہ رہ گیا
اٹھ گئے پیاسے حسینؑ اور سامنے بہتی تھی نہر — اب تو پانی پر قیامت تک یہ دھبّا رہ گیا
فاطمہ کی بیٹیاں تھیں اس طرح بعدِ حسینؑ — چادریں لوٹی گئیں بالوں کا پردا رہ گیا
رہ گیا نام وفا باقی علم بردار سے — کرکے قبضہ نہر پر وہ شیر پیاسا رہ گیا
ماتم عباس نے توڑی کمر شبیرؑ کی — ہو کے خم روز دہم وہ ماہ زہراؑ رہ گیا
مل کے اعدا نے بہایا خون سقائے حرم — اس طرف خیمہ میں ہر بچہ تڑپتا رہ گیا
حسرت عباسؑ پر جاری نہ ہو کیوں اشک خوں — ہاتھ کوئی بھی نہ بہر دفع اعدا رہ گیا
ساتھ ہے ذکرِ علم دار و یتیمانِ حسینؑ — دہر میں مشک و علم کا ایک قصہّ رہ گیا
خنجر فولاد سے سوکھی رگیں کاٹی گئیں — خون کا مینھ آسمانوں سے برستا رہ گیا
بیبیوں کی چادریں اطفال کے موتی چھنے — جب نہ خیمہ ہی رہا باقی تو پھر کیا رہ گیا
کس قدر بے رحم تھے اک بوند پانی کی نہ دی — اصغرؑ بے شیر پانی کو ترستا رہ گیا
ہو گیا خالی بھرا گھر فاطمہ کا دشت میں — سارے کنبہ میں علیؑ کا ایک پوتا رہ گیا



رباعیاں

جاویدؔ اجتہادی

✿

تکلیف سے یہ عمر بسر کی میں نے
ہر ایک سے کب دادِ سخن لی میں نے
جس کی کوئی عالم میں نہیں پوچھتا بات
اس درد کو بھی دل میں جگہ دی میں نے

✿

جلوہ رُخِ تاباں کا دکھا دو مجھ کو
چین آتا ہے کیوں کر یہ بتا دو مجھ کو
پردہ شب معراج کا یہ کہتا تھا
جب غیر میں ہی ہوں تو اُٹھا دو مجھ کو